فہرست مضامین

جلد ۴ | مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۱۶ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۳ محرم ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح کو آرام ہے۔ اور درس قرآن کریم شروع ہو گیا ہے ۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنی جماعت کو تبلیغ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ خطبہ انشاء اللہ آئندہ درج اخبار کیا جائیگا۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے حلقہ اثر میں ضرور تبلیغ کیا کریں۔ اور اس بات کو ایک بہت بڑا فرض سمجھیں ۔

سالانہ جلسہ کی تیاری اور انتظام کے لیے احباب کرام کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر ایک چیز دن بدن سخت گراں ہو رہی ہے۔ اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ۔

مسجد اقصیٰ میں فرش مکمل ہو چکا ہے۔ اور کنوئیں مسقف کر دیا گیا ہے ۔

اخبار احمدیہ

ہندوستان کے احمدی احباب غور سے مطالعہ فرماویں

جناب مولوی علی احمد صاحب ایم اے نے جو کچھ عرصہ سے یہاں مقیم تھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا تھا۔ جسے ہم اس جواب کے جو حضور نے اپنی قلم سے رقم فرمایا۔ درج ذیل کرتے ہوئے اُمید رکھتے ہیں کہ ہندوستان کے احمدی احباب خاص طور پر توجہ فرما دینگے

بحضور انور سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بھاگلپور کالج میں ایک پروفیسر کی جگہ خالی تھی۔ خاکسار کی طرف سے اخی المعظم حضرۃ مولوی عبدالماجد صاحب نے اور میرے اور احباب نے ایک درخواست اس جگہ کے لیے وقت کی تنگی کی وجہ آپ ہی دی تھی اب مولوی صاحب کا خط اور تار آیا ہے کہ تم مقرر ہو گئے ہو ۱۰ نومبر تم کو حاضر ہو جانا چاہیئے۔ خاکسار کی تو دلی تمنا ہے کہ حضور کے قدموں میں بقیہ زندگی بسر کرے۔ لیکن اس امر کی اطلاع حضور میں کرنی ضروری تھی۔ حضور کا جو حکم ہو اُس کی تعمیل کے لیے ناچیز غلام ہمہ تن آمادہ ہے۔ والسلام مع الف الف اکرام ۔ فقط

حضور کا نابکار غلام علی احمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے اس امر کے متعلق بہت غور کیا ہے۔ گو اس وقت یہاں بھی آدمی کی ضرورت ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ کی صحت پر بھی یہاں کی رہائش سے بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ لیکن بوجہ اس ملک کے حالات کے میری طبیعت اس طرف راغب ہوتی ہے کہ آپ سر دست اُسی جگہ کام کریں۔ ہندوستان کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ اخلاص وہمت کے پنجاب سے بہت پیچھے ہے۔ صرف چند آدمی ہیں کہ جو

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا ۔

سلسلہ کے مغز سے واقف اور اس کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ خصوصاً میرے بوجھ سے اور مجھ سے تو اُن میں سے کوئی بھی واقف نہیں۔ کیونکہ میرے زمانہ میں یہاں آکر رہنے کا موقعہ اُن میں سے کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو یہ موقعہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی قدر حاصل ہوا ہے۔ اور ممکن ہے کہ آپکے کچھ مدت وہاں رہنے سے اگر خدا تعالےٰ یہ کام آپکے ہاتھ سے لے۔ تو اُن لوگوں میں بھی جوش پیدا ہو۔ اور وہاں بھی جماعت میں ترقی ہو۔ اس خیال سے مجھے یہی پسند ہے کہ آپ سردست واپس تشریف لے جائیں۔ اور اپنے صوبہ کے لوگوں کی ہدایت کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو کامیاب کرے۔ اگر پروفیسری میں فائدہ ہو۔ تو ابھی جلنے کی ضرورت ہوگی۔ ورنہ رخصت ختم کرنے پر واپس جا سکتے ہیں۔ دُعا کے بعد دونوں میں سے ایک چیز کو اختیار کرلیں۔ اخلاص کبھی ضائع نہیں جاتا۔ قادیان کی رہائش کا خیال آپکے دل میں مضبوط رہا۔ تو اللہ تعالےٰ آپکے اس ارادہ کی تکمیل کے سامان بھی آپکے اہل وطن کی اصلاح کے بعد کر دے گا ؂

خاکسار مرزا محمود احمد

کھاریاں ضلع گوجرات میں جلسہ احمدیہ

برادرم مکرم میاں محمد الدین صاحب سکنہ تھال متصل کھاریاں تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۵ و ۲۶ ماہ حال کو بمقام کھاریاں جلسہ احمدیہ ہو گا۔ جس میں قادیان دارالامان سے واعظین آکر وعظ فرماوینگے۔ کھاریاں کے قرب و جوار کے احباب کو چاہیئے کہ ضرور جلسہ سے مستفیض ہوں۔ ایسا موقعہ روز روز نصیب نہیں ہوا کرتا۔ احمدی بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے ساتھ حق پسند غیر احمدیوں کو بھی جلسہ میں لے جائیں تاکہ وہ بھی فائدہ اُٹھاویں ؂

مدینہ کواوپریٹو سٹور قادیان

چودہری غلام محمد صاحب بی اے سکرٹری احمدیہ سٹور اطلاع دیتے ہیں کہ سٹور کا کام یکم نومبر ۱۹۱۷ء سے شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ انجمن قوم کے مشترکہ سرمایہ سے تجارتی کاروبار کرنے کے لئے بمشورہ و سرپرستی حضرت خلیفۃ المسیح ؓ قائم کیگئی ہے۔ اس میں ہر احمدی شریک ہو سکتا۔ اور فی حصہ ہستہ ۱ روپیہ کے حساب سے جسقدر حصص چاہے۔ خریدکر اپنا روپیہ تجارت میں لگا سکتا ہے۔ روپیہ کی حفاظت کا بفضلہ تعالےٰ نہایت قابل اطمینان اور باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے۔ منافع سالانہ تقسیم ہوا کرے گا۔ سٹور کے متعلق خط و کتابت سکرٹری صاحب موصوف کے پتہ پر کی جاوے ؂

ضرورت حافظ

جماعت احمدیہ فیروزپور کو ایک حافظ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی حافظ احباب ایسے ہوں جو انٹرنس پاس بھی ہوں تو سرکاری ملازمت کا بھی انتظام ہو جائے گا۔ ورنہ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت سپرد کی جائے گی۔ جو صاحب جانا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور

دُعا

جناب منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میاں رحمت اللہ پسر سردار خان صاحب لڑائی پر جا رہے ہیں۔ ایک سعید نوجوان ہیں۔ احباب انکی بصحت و سلامتی واپس آنے کے لئے دعا فرمادیں۔

نیز منشی محمد نذیر صاحب بصرہ میں اپنی ملازمت پر جا رہے ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دُعا فرماویں ؂

نماز جنازہ

مرزا محمد دلی بیگ صاحب شاہجہانپور سے اپنی والدہ کے فوت ہوجانے کی خبر دیتے ہیں۔ مرحومہ ایک سچی احمدی خاتون تھیں ؂

برادر غلام حسین صاحب احمدی علاقہ سرگودہا چک ۱۰۳ شاخ شمالی سے اپنے حقیقی بھائی میاں عبد الحکیم صاحب کی فوتیدگی کی اطلاع دیتے ہیں ؂

برادر میاں شیر محمد صاحب بیگم پور جنڈیالہ سے اپنے چچا سید علی بخش صاحب کی۔ اور ماسٹر فضل الٰہی صاحب ملتان شہر سے اپنی اہلیہ۔ اور برادر گوہر علی صاحب پٹواری نہر مبارکپور ضلع ملتان سے اپنی بیوی کے فوت ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان سب کے جنازے غائب پڑھیں اور دُعائے مغفرت کریں

خواجہ کمال الدین صاحب کے نگران۔

بابو محمد عثمان صاحب لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

ہمارے شہر کے نوجوان مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محل فرمانے لگے کہ افسوس مسٹر احسان الرحمٰن صاحب طالب علم بیرسٹری کے ہمراہ جو میں نے کتابیں خواجہ صاحب کے لئے روانہ کی تھیں وہ جہاز عربیا کے ڈوبنے کی وجہ سے تلف ہوگئیں۔ اور خواجہ تک نہ پہنچ سکیں۔ راقم سطور ہذا کا خیال ہے کہ مولانا نے یہ کتابیں خواجہ صاحب کے لئے اس لئے روانہ کی ہونگی تاکہ وہ احمدیت سے کھلا کھلا علیحدہ ہو جائے۔ ورنہ کجا مولانا اور کجا خواجہ صاحب کو کتب روانہ کرنا۔

اسی سلسلہ کلام میں نوجوان مولوی فرمانے لگے۔ کہ میری غرض مسٹر موصوف کے روانہ کرنے سے یہ بھی تھی۔ کہ وہ خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی واپس آنیوالے ہیں۔ اور اس طرح خواجہ صاحب بالکل تنہا رہ جائینگے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ خواجہ صاحب مطلق العنان ہوکر وہاں میں اور تبلیغ کریں۔ کوئی نہ کوئی نگران رہنا چاہیئے ؂

جنگ کی خبریں

رزمگاہ مصر

لنڈن ۔ ۱۵ ر نومبر۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ قاہرہ میں ۱۲ ر ماہ رواں کے ہوائی حملہ سے ۱۴ اشخاص مقتول اور ۲۵ مجروح ہوئے۔ مذکورہ بالا تعداد میں ۴ یوروپین مقتول اور ۳ مجروح شامل ہیں ؂

آزادی عرب

لنڈن ۱۵ ر نومبر۔ قاہرہ۔ شریف مکّہ نے حجاز میں زیر صدارت شیخ محمد شعیب عربی سینٹ کے قیام کے متعلق ایک فرمان جاری کیا ہے ؂

رزمگاہ اٹلی

لنڈن ۱۶ ر نومبر۔ رُوم۔ مشرق گوریزیا میں جابجا اطالوی کلدار توپوں نے غنیم کا صفایا کر دیا ہے۔ آسٹروی خونریز حملے کرتے رہے ہیں ؂

محاذ سالونیکا

لنڈن ۱۶ ر نومبر۔ سالونیکا۔ فرانسیسی و سروی سپاہ نے جنوب پٹورس میں غنیم کے تمام قیامات پر قبضہ کرنے کے بعد جرمن مدافعین جو شدید نقصان اُٹھانے کے بعد فرار ہوگئے۔ پانچسو قیدی گرفتار کئے۔ اور سرویوں نے دیہات پٹورس و ناملز پر قبضہ کر لیا ؂

غنیم کے بحری نقصانات

لنڈن ۱۶ ر نومبر۔ پیٹروگریڈ تار بحریہ کی ایک سرکاری مراسلت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ر نومبر ۱۹۱۶ء

عذر گناہ بدتر از گناہ

ایک افتراء کی تردید و چیلنج

ہمنے ۲۴ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۱۶ء کے پرچوں میں پیامی مبلغ مریم عیسےٰ کی اس دروغ بیانی اور افتراء پردازی کی حقیقت آشکارا کی تھی۔ جو اس نے پیام صلح میں بایں الفاظ شائع کی تھی۔ کہ

"قریباً پانچ آدمی قادیان میں اور ۱۲ یا ۱۳ انگل میں میاں صاحب کے عقائد سے بیزار ہوکر ان کی بیعت سے توبہ کر چکے ہیں"۔

اس سے مریم عیسیٰ نے اپنی چلتی ہوئی کذب بیانی کو نقصان پہنچتا دیکھ کر اپنی بریت کے لئے ۲ر نومبر ۱۹۱۶ء کے پیام میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں اور قادیان و ننگل کے ان لوگوں کے متعلق جن کی فرضی تحریریں اس نے بڑے فخر و ناز سے پیام میں شائع کی تھیں۔ پہلی بات یہ لکھی ہے کہ:۔

"مجھے اس بات کا علم تو نہیں ہو سکتا۔ کہ (لکھنے والا) جھوٹ لکھتا یا جھوٹ کہتا ہے"۔

اور اس طرح عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال زندہ کر دی ہے کیونکہ جب اسکو اس بات کا خود ہی اطمینان نہیں تھا۔ کہ جن لوگوں نے اس کے مصنوعی امیر کی امارت کا جؤا اپنی گردن پر رکھنے۔ اور قادیان سے اپنی بیعت کے فسخ کرنے کی تحریر لکھ کر دی ہے وہ میرے سامنے جھوٹ بول رہے ہیں یا سچ۔ تو ان تحریروں کو شائع کرنے سے اسے باز رہنا چاہیئے تھا۔ لیکن ایسا تو وہ کرے جسے کچھ شرم و حیا ہو۔ ان لوگوں کا تو کام ہی جھوٹ سے چل رہا ہے اس لئے وہ کسطرح باز رہتا ہاں ہمیں مریم عیسیٰ کی اس تحریر سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ آج تک جن لوگوں کی طرف سے اس نے فسخ بیعت کی تحریریں شائع کی ہیں۔ یا اپنے امیر کی بیعت میں جن لوگوں کے داخل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ وہ سب اسی قسم کے ہیں کہ جن کو وہ خود بھی قابل اعتبار اور لائق اعتماد نہیں سمجھتا۔

دوسری بات اپنی بریت کے لئے مریم عیسےٰ نے وہ لکھی ہے جو عذر گناہ بدتر از گناہ سے بھی بدتر ہے کہ:۔

"اگر الفضل کی شائع کردہ فہرستوں کی پڑتال کی جائے۔ تو کئی نام ناظرین کو ایسے ملینگے جن کا نام و نشان اس شہر میں نہیں ملتا"۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک مثال بھی لکھ دی ہے جو یہ ہے کہ:۔

"ابھی کل کی بات ہے۔ میں سیالکوٹ گیا۔ تو شیخ مولا بخش صاحب کی دوکان پر بیٹھکر سامنے سید انعام اللہ شاہ نام میاں صاحب کے مرید سے شیخصاحب نے پوچھا۔ کہ جو نام شہر سیالکوٹ کے اخبار الفضل میں چھپتے ہیں کہ فلاں فلاں نے بیعت کی۔ انکی تلاش کئی دفعہ ہمنے اور آپنے کی۔ کبھی ان کا نام و نشان کہیں ملا ہے۔ تو میرے سامنے سید انعام اللہ شاہ صاحب نے کہا کہ ہاں ہمنے بھی بہت تلاش کی ہے کبھی ان ناموں کے آدمی ہمیں نہیں ملے"۔

اول تو ہمیں اس میں تامل ہے۔ کہ سیالکوٹ میں ایسا واقعہ پیش آیا۔ کیونکہ راوی نہایت کذاب ہے۔ لیکن اگر مریم عیسیٰ نے اپنی مشہور و معروف دروغ بیانی سے کام لیکر اسکو بیان نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ تو ہمیں ان لوگوں کی نادانی اور جہالت پر سخت حیرانی ہے۔ جو الفضل میں شائع ہونیوالے کسی ایسے نام کو دیکھکر جس کے سامنے صرف "سیالکوٹ" کا لفظ لکھا تھا۔ تلاش کرنے کے لئے دیوانہ وار سرگردان پھرتے رہے۔ اور جب نہ پایا تو کہدیا کہ الفضل نے غلط لکھا ہے۔ کیونکہ الفضل میں جو فہرستیں بیعت کنندگان کی چھپتی ہیں۔ وہ ضلع وار ہوتی ہیں۔ اور کبھی یہ نہیں لکھا گیا کہ سیالکوٹ سے مراد شہر سیالکوٹ ہے۔ یا کہ چھاؤنی سیالکوٹ۔ ایسی حالت میں کوئی عقلمند یا ہوش انسان کسی شخص کے نام کے محاذ میں سیالکوٹ کا لفظ دیکھکر یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ یہ شخص شہر سیالکوٹ کا باشندہ ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کی فہرستیں سیالکوٹ کے محاذ میں چھپتی ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض ان میں سے شہر سیالکوٹ کے باشندے ہوں اور ممکن ہے کہ کوئی شخص چھاؤنی سیالکوٹ کا رہنے والا ہو۔ اور ممکن ہے کہ بعض علاقہ سیالکوٹ کے رہنے والے ہوں۔ جب یہ صورت ہے۔ تو سوائے کسی مفصل پتہ کے کسی خاص شخص کو تلاش کرنا ایک بیہودہ امر ہے۔ اور اس حالت میں جو شخص کسی کی تلاش میں نکلتا ہے۔ وہ اگر ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ تو یہ اس کی اپنی حماقت اور نادانی کا نتیجہ ہے۔ اور اس کا یہ کہنا کہ "ہمیں کبھی ان ناموں کے آدمی ہیں نہیں ملے" اس کے اپنے لئے شرمندگی اور ندامت کا باعث۔ الفضل میں شائع ہونے والے ناموں کی تلاش کرنے والوں میں سیالکوٹ کے جن صاحب کا نام مریم عیسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ ہمیں ان ناموں کے آدمی نہیں ملے۔ انہوں نے ہم پر کبھی یہ الزام نہیں لگایا۔ کہ "الفضل کی شائع کردہ فہرستوں کی پڑتال کی جائے۔ تو کئی نام ایسے ملینگے۔ جن کا کوئی پتہ و نشان اس شہر میں نہیں ملتا"۔ اگر ان کی طرف سے ہم پر یہ الزام لگایا جاتا۔ اور ہم سے الفضل میں شائع ہونیوالے ناموں کا مطالبہ کیا جاتا۔ تو ہم انہیں ایسا تسلی بخش جواب دیتے کہ جس کے بعد انہیں دم مارنے کی جرأت نہ ہوتی۔ لیکن اب چونکہ مریم عیسےٰ کی ناپاک اور گندی تحریر کے ذریعہ یہ اعتراض شائع ہوا ہے۔ اس لئے ہم اسی کو جواب دیتے ہیں۔ وہ سُن لے۔ اور کان کھولکر سُن لے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں جو سعادت مند لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوتے تھے۔ ان کے نام الفضل میں پورے اور مفصل پتہ کے ساتھ شائع کئے جاتے تھے۔ چنانچہ الفضل کے فائل اس بات کی صداقت کے لئے موجود ہیں۔ لیکن اس طرح مکمل پتوں کے ساتھ نومبائعین کے نام شائع کرنے سے یہ ناگوار نتیجہ نکلنے لگا۔ کہ جب ان نئے بیعت کرنے والوں کے پتے اس گروہ باغیہ کو معلوم ہو جاتے۔ تو وہ ان تک اپنا ناپاک اور گندہ لٹریچر پہنچا کر ناحق ان کو سلسلہ احمدیہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرتا۔ چنانچہ کئی لوگوں کو ان کی وجہ سے ٹھوکر بھی لگی۔ اور ان کے دلوں میں اس قسم کے خیالات پیدا ہو گئے۔ کہ جب احمدیوں کا آپس میں ہی اسقدر اختلاف ہے تو ان میں شامل ہونے کا کیا فائدہ۔ جب اس قسم

کے کئی ایک واقعات رونما ہوئے۔ تو نومبائعین کے نام شائع کرنے کے لئے یہ طریق مناسب سمجھا گیا۔ کہ ان کے پورے پتے نہ شائع کئے جائیں تاکہ ان فتنہ پرداز اور شریر لوگوں کو جو یہ تو پسند کرتے ہیں کہ کوئی احمدی نہ ہو۔ لیکن یہ کبھی پسند نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت میں کوئی داخل ہو۔ شرارت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر بیعت کرنے والوں کے نام موجودہ طریق سے اخبار میں شائع کرتے شروع کئے گئے۔ اس طرح کرنے سے غیر مبائعین کے ہاتھ سے ان لوگوں کو احمدیت سے بدظن کرنے کا موقعہ جاتا رہا۔ اور جو اصل غرض فہرستوں کے شائع کرنے کی ہے کہ ہماری جماعت کو اپنی ترقی کا علم ہوتا رہے۔ اس میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔ ضلع یا کسی مشہور مقام کا نام ہم اس لئے نومبائعین کے نام کے ساتھ شائع کر دیتے ہیں۔ کہ وہاں کی مقامی جماعت احمدیہ کو اس کے داخل سلسلہ ہونے کی اطلاع ہو جائے۔ اور وہ اس سے اپنا تعلق پیدا کرے۔ چنانچہ جن بیرونی انجمنوں کو ضرورت پڑتی ہے وہ ہم سے نومبائعین کے مکمل اور مفصل پتے دریافت کر لیتی ہیں۔

ہم جس طریق سے نومبائعین کی فہرست اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ اس کو ایک سرسری نگاہ سے دیکھنے والا بھی نہایت آسانی سے اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ فہرست مکمل پتوں کے ساتھ شائع نہیں ہوئی۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس غرض اور مدعا کو مدنظر رکھ کر ہم اس طرح فہرست شائع کرتے ہیں۔ اس سے غیر مبائعین بھی خوب واقف ہیں۔ ورنہ اگر انہیں اس بات کا کبھی وہم و گمان بھی ہوتا۔ کہ ہم فرضی نام شائع کرتے ہیں۔ تو آج سے بہت عرصہ پہلے ان کی طرف سے ہم پر یہ الزام لگایا جاتا۔ اور ہم سے مطالبہ کیا جاتا۔ کہ فلاں فلاں بیعت کرنے والوں کے مکمل اور پورے پتے شائع کرو۔ لیکن یہ مطالبہ آج تک کبھی ان کی طرف سے نہیں کیا گیا۔ اب اگر مرہم عیسیٰ نے یہ لکھ دیا ہے کہ:-

"اگر الفضل کی شائع کردہ فہرستوں کی پڑتال کی جائے۔ تو کئی نام ناظرین کو ایسے ملیں گے۔ جن کا نام و نشان اس شہر میں نہیں ملتا۔"

تو ہم اُسے معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اُس نے اپنی کذب بیانی پر پردہ ڈالنے کے لئے ایسا کیا ہے۔

الفضل میں شائع ہونے والی فہرست نومبائعین میں ہر ایک نام کے ساتھ کوئی مشہور و معروف مقام لکھا جاتا ہے۔ جو کہ پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی عقلمند اُسے پورا پتہ سمجھ کر کسی شخص کی تلاش میں نکل سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی نادان اسی کو پورا پتہ سمجھتا ہے۔ تو اسے اتنا تو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ یہ جو قریباً ہر اخبار میں بیعت کرنے والوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست شائع ہوتی ہے۔ اس میں سب شہروں کے ہی نام ہوتے ہیں کیا دیہات اور گاؤں میں سے کوئی ایک بھی بیعت نہیں کرتا۔ کہ کسی گاؤں کا کبھی پتہ نہیں ہوتا۔ اگر اسی بات پر غور کیا جاتا۔ تو نہایت آسانی سے سمجھا جا سکتا تھا کہ فہرست میں مکمل پتہ عمداً حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور جب یہ بات سمجھ میں آ جاتی۔ تو پھر ہم سے یہ مطالبہ ہو سکتا تھا کہ فلاں شہر کے نام سے جن لوگوں کے نام شائع ہوئے ہیں اُن کے مفصل پتے دیئے جائیں۔ اور اگر ہماری طرف سے اس کا کوئی جواب نہ دیا جاتا۔ یا اگر جو جواب دیا جاتا وہ درست اور صحیح نہ نکلتا۔ تو کہا جا سکتا تھا کہ:-

"ہم نے بہت تلاش کی کبھی ان ناموں کے آدمی ہمیں نہیں ملے" لیکن اسطرح کرنے کے بغیر یہ لکھنا سوائے اپنی نادانی اور جہالت کا ثبوت دینے کے اور کچھ نہیں ہے۔ مگر اب جبکہ مرہم عیسیٰ نے اپنی جہالت کا ثبوت دے ہی دیا ہے۔ تو ہم اُسے اور اس کے تمام چیلے چانٹوں اور پشت پناہوں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ الفضل میں شائع ہونے والے نومبائعین کے ناموں کو فرضی اور جعلی سمجھتے ہیں۔ تو گذشتہ چھ ماہ کی فہرستوں میں سے ہی پورا ایک سو نام ایسے لوگوں کا شائع کر دیں جن کا انھیں کوئی پتہ اور نشان نہیں ملتا۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف ان کو اُن لوگوں کا پورا پورا پتہ اور ایڈریس بتا دینگے۔ بلکہ اگر وہ کہینگے۔ تو اپنے آدمی کو ساتھ بھیج کر دکھا بھی دینگے۔

اس سے بڑھ کر مرہم عیسیٰ کی بے ہودہ سرائی اور لغو بیانی کا اور کیا تسلی بخش جواب ہو سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اسکی تائید ہمارے ساتھ ہے۔ اور اس کے فرشتے سعید اور نیک لوگوں کے دلوں میں ہمارے ساتھ شامل ہونے کی تحریک کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہماری تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور رحم ہے ورنہ اس کے مقابلہ میں ہماری کوشش اور سعی کچھ بھی ہستی نہیں رکھتی۔ مگر ہمارے حاسد اور دشمن سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم اور ہمارے بڑے لوگوں کو دہوکہ دیکر اپنی کارگذاری دکھاتے۔ اور انکی جیبیں خالی کراتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی کرتے ہونگے حالانکہ ان کا ہمارے متعلق یہ خیال کرنا ان کے اپنے ہی قلب کی کیفیت اور حالت کا ظاہر کرنا ہے۔ چونکہ وہ خود ایسا کرتے ہیں۔ اس لئے انکو ہم پر بھی یہی گمان گذرتا ہے۔ ہم نے تو اپنی صداقت ثابت کر دکھانے کے لئے ایک نہایت آسان اور سہل طریق بتا دیا ہے۔ لیکن کیا وہ اس کے مقابلہ میں کم از کم اس بات کے لئے ہی تیار ہونگے۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب نے آج تک جن لوگوں کا اپنے ہاتھ پر مسلمان ہونا ظاہر کیا ہے۔ ان میں سے کم از کم ایک سوم درزن کے پورے پتوں سے ہی ہمیں مطمئن کر دیں۔ ان کے لئے تو ایسا کرنا بہت آسان بات ہے۔ کیونکہ وہ ان لوگوں کے پتے ہمیں بتلائینگے۔ جو ہم سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوں گے۔ اور جن کی اصل حقیقت سے واقف ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ بھی ہماری طرح ہی اپنے پاس صداقت رکھتے۔ اور لوگوں کو دہوکہ دینا نہیں چاہتے تو ان کا فرض ہے کہ ہمارے اس جائز اور سچا مطالبہ کو بہت جلدی پورا کر دیں۔ ورنہ ہمیں یہ کہنے کا حق ہو گا۔ کہ ان کے دکھانے کے دانت اور ہیں اور کھانے کے اور۔ اور چونکہ یہ لوگ خود فرضی اور بناوٹی ناموں کو مشہر کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے ہمارے متعلق بھی ایسا ہی خیال رکھتے ہیں۔ حالانکہ ہم خدا کے فضل سے جن لوگوں کے نام شائع کرتے ہیں۔ اُن کے مفصل اور پورے پتے ہر وقت بتانے اور اُن اشخاص کو دکھانے کے لئے تیار اور مستعد ہیں۔

خدا تعالےٰ ان لوگوں کو سمجھ دے۔ جو دوسروں پر غلط الزام لگا کر اپنی پردہ دری کا باعث بنتے ہیں۔

آمین ثم آمین

حق کبھی باطل نہیں ہوتا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک خطبہ جمعہ اور اُسپر اعتراضات کے جواب۔

(نمبر دوم)

نبوّت مسیح موعودؑ

بنوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی سعیٔ مشکور کی بدولت ایسا صاف اور واضح ہو چکا ہے۔ کہ جو شخص بھی بغض و تعصب کو بالائے طاق رکھ کر غور کرے۔ وہ نہایت آسانی اور سہولت سے اسے سمجھ سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دشمنی اور عداوت کے باعث عقل سلیم اور فہم رسا کھو بیٹھے ہیں۔ وہ خود تو بھٹک ہی چکے تھے۔ لیکن دوسروں کو بھی جادۂ مستقیم سے بہت دور لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور طرح طرح کی دھوکہ دہیوں سے اپنا کام نکالنا چاہتے ہیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے عین مطابق فرمایا تھا۔ کہ:۔

"آپ (مسیح موعود) نبی ہیں اور حقیقی نبی ہیں۔ مگر کوئی شریعت نہیں لائے۔ اور نہ بلا واسطہ نبی ہوئے ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے آپ پابند تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہی آپ نبی ہوئے ہیں"

اس کے متعلق معترض لکھتا ہے کہ:۔

"جاؤ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم کو ذرا غور سے مطالعہ کرو۔ کیا اس میں حضرت نے بار بار آپ کو امتی نبی کہہ کر اور اس کو ایک الگ مستقل نام قرار دے کر پھر نفظ نبی کو اپنے لئے ایک الگ ازلی نام بنا کر اور امتی اور نبی کو دو متناقض حقیقتیں ٹھہرا کر پھر الوصیت صفحہ ۱۳ پر لکھے لفظوں میں یہ کہہ کر کہ:۔

"مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اسپر صادق آسکتے ہیں"

گویا اس حقیقت کو واضح نہیں کر دیا کہ نبوت تامہ کاملہ کے لئے براہ راست ہونا شرط ہے نہ کہ بوساطت اور کہ امتی ہو کر کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اس کی نبوت تامہ کاملہ ہوتی ہے"

معترض ہمیں براہین احمدیہ حصہ پنجم کو غور سے مطالعہ کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ لیکن اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم خدا کے فضل سے اسکی نسبت زیادہ براہین احمدیہ کو جانتے ہیں۔ اور اسکے صفحہ ۱۳۸ پر صاف اور واضح الفاظ میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ:

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیگئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ **شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"**

یہ تحریر بالکل صاف اور واضح ہے۔ اور اسی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ہے۔ جس کا معترض نے نام تو لکھ دیا ہے۔ لیکن یہ جرأت نہیں کی۔ کہ اس سے اپنی تائید میں کوئی حوالہ بھی پیش کرتا اور یہ جرأت ہوتی بھی کیونکر۔ جب کہ اس میں اس کے باطل عقیدہ کو سہارا دینے والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ البتہ اس نے الوصیت صفحہ ۱۳ کی یہ عبارت لکھ دی ہے کہ:۔

"مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ **نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔** ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اسپر صادق آسکتے ہیں"

اس سے وہ یہ نتائج نکالتا ہے۔ (۱) نبوت تامہ کاملہ کے لئے براہ راست ہونا شرط ہے نہ کہ بوساطت (۲) اور کہ امتی ہو کر کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ (۳) نہ ہی اس کی نبوت تامہ کاملہ ہوتی ہے ۔

اِن نتائج ثلاثہ کو دیکھ کر ناظرین کرام فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی سمجھ اور عقل پر ضد اور عداوت کی وجہ سے کیسے پتھر پڑ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں کہ:۔

"اس (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے"

لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ:۔

"نبوت کاملہ تامہ کے لئے براہ راست ہونا شرط ہے۔ نہ کہ بوساطت"

براین عقل و دانش بباید گریست ۔

بندۂ خدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کو ذرا غور سے تو دیکھا ہوتا۔ کہاں صرف نبی کہلانے سے نبوت کاملہ تامہ کی ہتک اور کہاں نبوت تامہ کاملہ کے لئے براہ راست کی شرط ان دونوں باتوں میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ حضرت صاحب کی تحریر سے یہ نتیجہ نکالنا آپ ایسے عقلمندوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ جناب من! حضرت مسیح موعود کی تحریر کا وہ مطلب نہیں جو آپ نے سمجھایا جس کو پیش کر کے دیدہ دانستہ دوسروں کو مغالطہ دیا جاتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی عقلمند اس سے یہ مطلب سمجھتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا یہ مطلب ہے کہ اب وہی شخص نبی ہو سکتا ہے۔ جو امتی ہو۔ اُمتی ہونے کے بغیر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو اس میں "نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہے"۔ نہ یہ کہ کسی اُمتی کے نبی ہونے سے نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود یہ فرماتے کہ اب کسی کے نبی ہونے سے "نبوت کاملہ تامہ" کی ہتک ہے، تب تو بیشک یہ کہا جا سکتا تھا کہ اب کوئی نبوت تامہ کاملہ رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ نے تو نبوت کاملہ تامہ کے ساتھ محمدیہ لگا کر بتا دیا ہے کہ کسی غیر اُمتی کے نبی ہونے سے نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہوتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُمتی نبی ہو سکتا ہے۔ جیسا آپ نے ساتھ ہی بتا دیا ہے کہ "ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اسپر صادق آسکتے ہیں" اور اس کے نبوت کاملہ تامہ حاصل کرنے میں "نبوت کاملہ تامہ محمدیہ" کی کوئی ہتک نہیں ہے ۔

اب سوال ہو سکتا ہے۔ کہ کسی غیر اُمتی کے نبی ہونے سے نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی کیوں کر ہتک ہو سکتی ہے۔ اور کسی اُمتی کے نبی ہونے سے کیوں نہیں ہوتی۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہی سن لو۔ آپ فرماتے ہیں کہ :-

"اب کمال نبوت صرف اُسی شخص کو ملیگا۔ جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مُہر رکھتا ہوگا"

ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی اور عبداللہ چکڑالوی

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اسطرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اسطرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو"

ریویو مذکور

ان دونوں حوالوں سے نہایت عمدگی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کونسی نبوت کو "نبوت کاملہ تامہ محمدیہ" کی ہتک قرار دیتے۔ اور کونسی نبوت کو جائز قرار دیتے ہیں ۔

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی صاف اور واضح تحریروں کے ہوتے ہوئے کوئی سمجھدار انسان یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ "نبوت کاملہ تامہ کے لئے براہ راست ہونا شرط ہے نہ کہ وساطت" یا یہ کہ

"اُمتی ہوکر کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا"

ہاں وہ لوگ جن کا کام ہی دوسروں کو دہوکہ دینا ہے وہ جو چاہیں مطلب نکالتے پھریں ۔

انکشاف جدید

غیر مبائع گروہ کے اصحاب خصوصی کے عقل وفکر اور علم وفضل کے تو ہم اُسی دن سے قائل تھے۔ جبکہ ان کے امیر نے قل اللہ ثم ذرھم کے معنی اللہ منوا کر چھوڑ دو۔ کئے تھے۔ اور حاشیہ نشینوں نے ان کو سر آنکھوں پر رکھ لیا تھا۔ لیکن اس وقت ہمیں ان میں سے ایک ایسے شخص کی قابلیت اور ہمہ دانی کا اعتراف کرنا منظور ہے۔ جو اپنے امیر سے بھی دو قدم آگے نکل گیا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ جس حقیقت نوازی کا سہرا اس کے سر بندھا ہے۔ اس کا واحد مستحق وہی ہو سکتا ہے وہ لکھتا ہے :-

"اگر کوئی شخص کسی نبی کی پیروی اور اطاعت کرکے نبی بن سکتا ہے۔ تو پھر تمہیں کیا معلوم کہ اس وقت دُنیا میں کوئی اور شخص بھی نبی نہیں بن چکا۔ آخر اُمت محمدیہ دُنیا کے تمام حصص میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر جگہ ہی ایسے بندگان خدا موجود ہیں جو کم وبیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں منہمک ہیں۔ ہمارے پاس اسبات کا کوئی معیار بھی موجود نہیں کہ کسقدر اطاعت کرنے سے نبوت مل سکتی ہے ۔ اور ہو بھی تو ہمیں ہر ایک کا پتہ ہی کہاں ہے۔ پھر کیا ایسے حالات میں یہ ممکن نہیں کہ افریقہ میں کوئی اطاعت گذاری میں اس حد تک پہنچ چکا ہوں۔ جہاں پہنچ کر اُسے نبوت مل سکتی ہے۔ تو پس اپنے ایمانوں کا فکر کرو۔ اور جاؤ اخباروں میں ڈھونڈھو۔ اشتہار شائع کرو کہ کہیں دُنیا کے کسی کونہ میں نبی تو نہیں بنگیا"

ہم یہاں اسبات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ اس تحریر کے محرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کسقدر گستاخی اور بے ادبی کی ہے۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کے لئے بالکل ایک معمولی اور روزمرہ کی بات ہوگئی ہے۔ اور نہ ہی ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس نے خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود کو مبعوث کرنے کے فعل کو کس طرح لغو اور عبث قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کو پڑھنے والے پر یہ باتیں خود بخود واضح ہو جاتی ہیں۔ البتہ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ اس جگہ ہم مضمون نویس کے علم وعقل اور فہم وفراست کی گلکاریوں کی نمائش کرنا چاہتے ہیں۔

اس عبارت کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ خراج تحسین کا امیدوار ہوگا لیکن ہمیں اتنی فرصت کہاں۔ اسلئے ہمارے اختصار کو ہی تفصیل سمجھنا چاہیئے۔

ازمنہ ماضیہ میں جبکہ دُنیا کی وسعت اور پھیلاؤ کو غیر محدود سمجھا جاتا تھا۔ اس قسم کے خیالات مشہور تھے کہ فلاں خطہ زمین میں پریوں کا بسیرا ہے۔ یا فلاں علاقہ میں کوئی اور عجیب الخلقت مخلوق بود وباش رکھتی ہے۔ اس وقت کے لوگ چار وناچار ان باتوں کو درست اور صحیح مان لینے پر مجبور ہوتے تھے لیکن موجودہ زمانہ میں جبکہ دُنیا کی چپہ چپہ زمین کا پتہ لگا لیا گیا ہے۔ اور ایک انچ جگہ بھی ایسی خیال نہیں کی جاسکتی۔ جو انسانی معلومات میں داخل نہ ہو۔ اور جسکے حالات اور واقعات کو راز سربستہ قرار دیا جاسکے۔ اس لئے کسی کا یہ کہنا کہ

"پھر تمہیں کیا معلوم کہ اس وقت دُنیا میں کوئی اور شخص بھی نبی بن چکا"

اگر .. .. ماہرین علم طبقات الارض کو شکر گذار بنانے والی حقیقت کا انکشاف نہیں۔ تو اور کیا ہے کیونکہ وہ بیچارے تو یقین کر چکے تھے کہ معلوم زمین کے علاوہ اب دُنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے۔ جسکے حالات سے ہم ناواقف ہوں۔ اسی لئے کچھ عرصہ سے یہ کوشش کی جارہی تھی کہ کُرہ زمین کو چھوڑ کر دوسرے کُروں مثلاً چاند اور ستاروں کے حالات دریافت کئے جائیں۔ اور ان میں آبادی کی صورت پیدا کی جائے لیکن اب جبکہ انہیں یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ ابھی ہمارے لئے زمین پر ہی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ تو وہ ان خیالات سے دست بردار ہو جائینگے۔ اور اگرچہ موجودہ زمانہ میں اہل مغرب کے لئے کسی مستشرق کے سامنے زانوئے شکر گذاری خم کرنا محالات سے ہے۔ تاہم یقین رکھنا چاہیئے کہ پیام صلح کے نامہ نگار کے سامنے انہیں جھکنا ہی پڑیگا ۔

ہمیں مشورہ دیا گیا ہے کہ :-

"جاؤ اخباروں میں ڈھونڈھو۔ اشتہار شائع کرو کہ کہیں دُنیا کے کسی کونہ میں کوئی نبی تو نہیں بنگیا"

ہم اس کے لئے ممنون احسان ہیں۔ لیکن معترض سے اس کی ہمہ دانی کا واسطہ دیکر صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جس خطہ زمین کی اخباریں ہم تک پہنچ سکتی ہیں کہ ہم ان میں کسی نبی کو ڈھونڈیں یا جس علاقہ میں ہمارے اس قسم کے اشتہار پہنچ سکتے ہیں کہ "وہاں کوئی نبی تو نہیں بنگیا" کیا وجہ ہے کہ وہاں کی یہ خبر ہم تک نہیں پہنچ سکتی۔ کہ وہاں کوئی نبی مبعوث ہوگیا ہے ذرا عقل وفکر سے کام لیکر جواب دیجئے۔ آپ تو بلا طلب مشوروں سے دریغ نہیں فرماتے۔ چہ جائیکہ اس گذارش پر کان نہ دھریں ۔

معترض صاحب ہمیں اپنی بلند پروازی تک نہ رسائی کا

الزام دیں یا جوان کی مرضی ہو۔ کہیں۔ لیکن ہمیں ابیات سے سخت حیرانی ہے۔ کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا کی اصلاح کے لئے ایک نبی کو مبعوث فرمائے۔ لیکن اُسے دُنیا کے ایک ایسے کونہ اور گوشہ میں بند کردے۔ جو بالکل غیر معلوم اور پوشیدہ ہو۔ اور دُنیا اس سے بالکل ناواقف اور انجان رہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت بہٹ اور ڈوئی تو دُنیا کے دوسرے حصہ پر پیدا ہو کر ہم تک اپنی آواز پہنچا سکیں۔ لیکن غضب خدا کا ایک سچا نبی گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں ہی پڑا رہے۔ اور کسی کو اس کی خبر تک نہ ہو۔ العجب ثم العجب *

ہر ایک نبی دنیا کی اصلاح اور مخلوق کی بھلائی کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے نہ کہ کسی کونہ میں چھپا رکھنے کے لئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا کام اپنے آپ کو ظاہر کرنا اور امر حق کا سُنا دینا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے بھی انبیاء کا فرض حق کا پہنچا دینا ہی رکھا ہے۔ ماعلی الرسول الا البلٰغ (۵-۹۹)

پس کیا یہ ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ ایک نبی کو مبعوث کرے اور وہ اپنے اس فرض کو ادا نہ کرے۔ یعنی اپنے آپ کو دنیا سے روشناس نہ کرے۔ ہرگز نہیں۔ پھر موجودہ زمانہ میں جبکہ دُنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اپنی آواز کا پہنچا دینا نہایت آسان ہو گیا ہے *

اسی طریق سے ابیات کا رد ہو جاتا ہے کہ صفحہ دُنیا پر کوئی ایسا نبی بھی ہو سکتا ہے جس کی ہمیں خبر تک نہ ہو۔ لیکن ہمارے لئے اس سے بھی واضح طور پر یہ امر صاف ہے۔ اور وہ اس طرح کہ کسی نبی کے مبعوث ہونے کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے مبعوث ہُوا ہو۔ دوم یہ کہ وہ آپ کے زمانہ میں مبعوث ہُوا ہو۔ اور سوم یہ کہ آپ کے بعد مبعوث ہُوا ہو۔ ان تینوں صورتوں کا حل ہمارے پاس موجود ہے۔ صورت اوّل کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے **نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا**۔ اور دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں" حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود سے پہلے تو کوئی نبی نہیں گذرا۔ اب رہا یہ کہ آپ کے زمانہ میں کوئی اور نبی ہُوا ہو۔ لیکن یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا" اربعین نمبر چہارم صفحہ ۶ حاشیہ

گویا حضرت مسیح موعود کا ماننا ہر ایک انسان کے لئے فرض ہے اس صورت میں کسطرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اور نبی بھی مبعوث کیا گیا ہو۔ اب رہ گئی تیسری صورت کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں" (ایک غلطی کا ازالہ)

اس سے ابیات کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ کہ اب کوئی نبوت کے چشمہ سے کسطرح پانی لے سکتا ہے۔ اسی طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع اور پیروی کرے۔ پس جو شخص حضرت مسیح موعود سے نہ صرف واقف ہو سکتا۔ بلکہ آپ کے فیض سے اسقدر حصہ وافر پا سکتا ہے کہ نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس سے ہمارا ناواقف رہنا کیونکر ممکن ہے جسطرح اسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر ہو جائیگی اسی طرح ہمیں بھی اس کی خبر ہو جائیگی۔ اس میں مشکل ہی کونسی ہے *

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہانتک لکھ دیا ہے۔ کہ "خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا۔ وہ کاٹا جائیگا"۔

اب یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص آپ سے تو واقف بھی نہ ہو۔ اور نبوت کا درجہ حاصل کرے۔ ہاں جو آپ سے واقف ہو گا۔ اُس سے ہمارا واقف ہونا بھی کوئی ناممکن نہیں ہے *

اُمید ہے کہ مندرجہ بالا بیان کے ذریعہ ہمارے اخی شفیق کو اپنی خام کاری سے آگاہی ہو گئی ہوگی۔ اور وہ سمجھ چکا ہو گا۔ کہ جب کبھی کوئی نبی مبعوث ہو گا۔ ہمارے لئے اُس کے پہچاننے میں کوئی روک نہیں ہو گی۔ البتہ وہ اپنی فکر کرے جو ایک عظیم الشان نبی کی نبوت سے انکار کر رہا ہے *

"نئی روشنی" میں ظلمت آفرینی

"الفضل" کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے ایڈیٹر صاحب اخبار نئی روشنی کی اس باطل آرائی کی اصلاح کی تھی۔ جو ان الفاظ میں کی گئی تھی کہ "مرزا صاحب نے پیغمبری کا دعویٰ کر کے خدائی کی شاہ راہ بھی کھولدی" اور بجا طور پر لکھا تھا کہ

"اگر کسی شخص کے خدائی کا دعویٰ کرنے سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کر کے اس کے لئے خدا بننے کی شاہ راہ کھول دی ہے۔ تو کیا ایڈیٹر نئی روشنی ہمیں بتائیگا کہ انا ربکم الاعلیٰ کہنے والے کے دعویٰ خدائی کا کون موجب ہُوا تھا۔ کیا اس نے بھی کسی کے نبی ہونے کے دعویٰ کو دیکھ کر خدا بننے کی جرأت کی تھی۔ اور اگر یہی بات درست ہے تو کیا جسکے نبی ہونے کے دعوے کو اس نے دیکھ کر اپنے آپ کو خدا کہا تھا۔ اس کو نئی روشنی کا ایڈیٹر نبی مانتا ہے یا نہیں"

ہمارے اس جائز مطالبہ کا تو ایڈیٹر صاحب "نئی روشنی" نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی دے سکتا ہے۔ البتہ اپنے ایک مراسلہ نویس کی پناہ میں جا بیٹھا ہے۔ اور اس تلخ پیالہ کو اپنے مُنہ سے ہٹا کر اس کے حلق میں ڈالنا چاہا ہے۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں کہ مدعی سُست اور گواہ چُست کی مثال کیوں ایڈیٹر صاحب موصوف پر صادق آرہی ہے البتہ اس بات کا افسوس ہے کہ گواہ صاحب کو بھی ایڈیٹر صاحب کا حق رفاقت ادا کرنے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ کیونکہ وہ ہمارے کسی مطالبہ کا جواب نہیں دے سکے۔ اُمید ہے کہ یہ بات ایڈیٹر صاحب کو بھی اچھی طرح محسوس ہو گئی ہو گی اور اب وہ کسی اور ایسے شخص کی تلاش میں ہونگے۔ جو حق نمک اچھی طرح ادا کر سکے۔

لیکن ہم ایڈیٹر صاحب موصوف کے ان رفیق اوّل کے

و دل اور بیان ہیں کہ جو انہوں نے ہمارے مضمون کے جواب میں لکھے ہیں۔ ناظرین کرام کے گوش گذار کئے دیتے ہیں۔ تاکہ آسانی کے ساتھ ان کی قابلیت کا اندازہ لگایا جا سکے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کے متعلق آپ لکھتے ہیں:۔

"نبوت کا دروازہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد بند ہو گیا۔ جس کا قرآن کریم بھی شاہد ہے۔

(ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین)"

اگر اس آیت قرآنی کے معنی کر دئے ہوتے یا کم از کم یہی بتا دیا جاتا کہ اس سے نبوت کے دروازہ کا بند ہونا کسطرح استدلال کیا گیا ہے۔ تو ہمارے لئے مطلب سمجھنے میں نہایت آسانی ہوتی۔ لیکن افسوس کہ باوجود "نہایت آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار" کرنے کا دعوے کرنے کے مراسلہ نویس صاحب نے اس آیت کا لفظی ترجمہ تک نہیں کیا۔ اب ہم کس طرح سمجھ لیں کہ اس سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے یہ تو ان کو بھی یقینی طور پر معلوم ہو گا کہ ان کے لکھنے سے پہلے ہی ہمیں اس آیت سے آگاہی تھی۔ پھر انہوں نے ہمیں کیا مبتلایا۔ اور کیوں "در بطن شاعر" کی مثال کو تازہ کر دیا۔ شاید خاتم النبیین کے لفظ سے نبوت کے دروازہ کو بند سمجھ لیا ہو گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کا عقیدہ رکھنے کو "فاسد عقیدہ" قرار دیا ہو گا۔ اگر یہی بات ہے۔ تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ پر غور کرنا چاہیئے کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین (نبیوں کی مہر) تو کہو۔ لیکن لا نبی بعدہ (آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا) نہ کہو۔ مراسلہ نویس صاحب کو ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت عائشہ کا کیا عقیدہ تھا۔ اور خاتم النبیین کے معنے آپ کیا سمجھے ہوئے تھے۔ اور یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ "فاسد عقیدہ" کونسا ہے۔ آیا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یا یہ کہ آسکتا ہے۔

یہ تو ہے آپ کی اس شہادت کی حقیقت جو آپ نے قرآن کریم سے پیش کی ہے۔ ہم سے جو یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ

"وہ ہمارے ایڈیٹر صاحب الفضل کہیں یہی دکھلا دیں کہ (لکان مرزا غلام احمد قادیانی)"

اسکے جواب میں گذارش ہے کہ ہم آپ کی نسبت یہ تو کہہ نہیں سکتے کہ آپ ہمارے سلسلہ حقہ سے اسقدر ناواقف اور انجان ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ تک کو نہیں جانتے۔ اس لئے آپ کو یہ تو معلوم ہی ہو گا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے وہی عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور جس کی انتظار میں آپ لوگوں کی آنکھیں پک گئی ہیں۔ اور یہ بھی آپ کو اقرار ہو گا کہ اس عیسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا ہے۔

پس جبکہ مرزا صاحب وہی عیسیٰ ہونے کے مدعی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب نبی اللہ بھی ہوئے۔ اب آپ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کی بات سے تو انکار کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ جس عیسیٰ کے آپ منتظر ہیں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کہا ہے۔

اخیر پر ہم یہ کہہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی نسبت جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان سے کہیں بڑھ کر آپ کے بھائیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کی شان میں کہے ہیں۔ لیکن کیا ان انبیاء کی شان میں کچھ فرق آ گیا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح اب بھی سمجھ لیجئے۔

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

فنانشل کمیٹی

ترقی جماعت کے ساتھ تمام افراد جماعت کا جو مختلف دور دراز اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مرکز سے تعلق مضبوط کرنے اور قائم رکھنے اور صدر انجمن و ترقی اسلام کے تمام حساب و کتاب صاف اور باقاعدہ رکھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے چار ماہ گذرے کہ ایک کمیٹی موسوم بہ فنانشل کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ سب جماعتوں کو اس کے دفتر سے خطوط ارسال ہوئے ہیں کہ تمام افراد جماعت کی فہرست مع مقدار چندہ موعودہ و امور دیگر جن کے متعلق دریافت پر مزید اطلاع دی جا سکتی ہے ارسال فرما دیں چنانچہ اب تک ایک کثیر تعداد ممبران کی درج رجسٹر ہو چکی ہے لیکن بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن سے کوئی جواب خاطر خواہ موصول نہیں ہوا۔ لہذا بذریعہ اخبار ہذا درخواست کی جاتی ہے کہ حتی الوسع فنانشل کمیٹی کے خطوط کے جوابات جلد دینے کی سعی فرمائی جائے۔ اور ہر قسم کے حساب کتاب یا چندہ کے متعلق تمام دقتوں کے بارہ میں اگر کسی دوست کو پیش آئیں۔ فنانشل کمیٹی کو لکھا جائے تاکہ اس کے رفع کرنے کی فوری کوشش کی جائے۔ ایسے دوست جن کا تعلق کسی جماعت سے نہیں۔ براہ راست اپنے اپنے نام بھیج کر درج رجسٹر کرا لیں۔

خدا کے فضل سے ہر سال جلسہ کے موقع پر احباب کثرت سے جمع ہوتے ہیں لیکن وسعت یا خواہش کے لحاظ سے پھر بھی امید رکھنے اور اسکا خیال کرنے کی بڑی ضرورت باقی رہتی ہے کہ دوست اور بھی زیادہ کثرت سے قادیان آئیں۔ اور جہاں تک ممکن ہے۔ اوروں کو بھی اپنے ہمراہ لانے کی کوشش فرمائیں۔ اگرچہ ہر سال فائدہ اور فیض حاصل کرنے والوں کو بھی آنا تازگی و تقویت ایمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ان دوستوں کا آنا ضروری ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں آئے۔ ایک دفعہ قادیان آکر مخلصین ہمیشہ آتے رہنے کی خود ہی کوشش کرنے لگتے ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ دوست اور زیادہ احباب کو قادیان کی صحبتوں کے لطف و ذوق سے عملاً آگاہ کرنے کی کوشش فرمائیں۔ مرکز سے براہ راست تعلق پیدا کرنا بغیر بہترین پھل لائے کم رہتا ہے۔ اسکی ضرورت ہمیشہ رہے گی۔ اور آج بھی بہت ہے۔

جسقدر تعداد مہمانان جلسہ میں ترقی ہو۔ اسی قدر ان کی مہمانداری کے اخراجات میں بھی افزونی ہوتی ہے۔ اور پہلے سے ان کا انتظام کرنے کے لئے رقم کثیر کی ضرورت پڑتی ہے پس احباب سے التماس ہے کہ وہ حتی الوسع کثرت سے اور دوستوں کو بھی شریک جلسہ ہونے کے باعث بنیں۔ اور ساتھ ہی چندہ جلسہ کی تحریک کرا کے حتی الوسع بہت جلد رقوم چندہ بھیجے لئے بھجوائیں۔ کہ ادھر وہ کثرت سے مہمان لائیں۔ اور ادھر ہم کثرت سے مہمانوں کے خیر مقدم کا انتظام کریں۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ماہوار چندہ پر اس کا اثر پڑے۔

نیازمند عبد المغنی سکرٹری فنانشل کمیٹی